ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا" (سورہ التوبہ ۹ : ۲۸) "... مشرکین ناپاک ہیں' لہٰذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔" دراصل یہ ایک درمیان والی صورت ہے' ورنہ قادیانیوں کا اصل حکم تو قتل ہے جو مرتد کی یا زندیق کی سزا ہے' اب یہ سزا دینا تو مشکل ہے اس لیے ان کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ نہ کریں اور ایسے شعائر کا استعمال نہ کریں جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ مسلمان ہیں۔ اس سلسلہ میں تفصیل کی ضرورت ہو تو عدالتی بیانات اور فیصلے منگوا کر مطالعہ کرلیں۔ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان" آپ کو یہ فیصلے فراہم کرے گی۔ عیسائیوں کو اب بھی اپنے مذہب کے مطابق عبادات کرنے کی اجازت ہے۔ اسی طرح تمام غیر مسلم جو مسلمان ہونے کے مدعی نہیں ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرسکتے ہیں اور کبھی ضرورت پڑے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو پیش نظر رکھ کر مزید گنجائشیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ لیکن قادیانیت تو الحاد' زندقہ اور ارتداد ہے۔ انھیں مسلمانوں کو شکوک و شبہات میں ڈالنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ واللہ اعلم

متعہ

قرآن کے پانچویں پارے کی پہلی آیت کے بارے میں مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں "اس سے متعہ کا حرام ہونا معلوم ہوگیا"۔ مولانا فرمان علی کی تحریر ہے "متعہ کے حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے" اس کی کیا وجہ ہے؟ درست کیا ہے؟ غلط کیا ہے؟ اور دونوں کیوں؟

مولانا فرمان علی صاحب کی بات درست نہیں ہے۔ اس بات میں تو اختلاف ہے کہ متعہ قرآن پاک کی مذکورہ آیت (سورۃ النساء ۴ : ۲۴) سے حرام ہوا ہے یا کہ نہیں لیکن متعہ کا جواز اس آیت سے کسی نے بھی نہیں سمجھا۔ اس آیت میں مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن عورتوں کو حلال قرار دیا گیا ہے نکاح کی قید میں لانے کی اجازت ہے۔ محض شہوت رانی کے لیے انھیں قید میں لانا جائز نہیں ہے۔ سورہ مومنون میں ہے اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ (آیت نمبر ۶) اس آیت میں صرف بیویوں اور لونڈیوں سے نفع اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ بعض علماء اور مفسرین نے اس آیت سے متعہ کی حرمت نکالی ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ نے تفہیم القرآن میں مفصل بحث کی ہے۔ قرآن پاک کی ان آیات سے حرمت متعہ ثابت ہے یا احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس میں بحث

بقیہ بر صفحہ ۴۲